فکرِ آخرت

ابو العطاء مولانا عبد الرحمٰن عاجز مالیر کوٹلوی

اجل ہے گھات میں تیری تو محوِ غفلت ہے

موت کبھی بسترِ علالت پر اور کبھی اچانک اس طرح آجاتی ہے کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں ملتی۔

؎ عاجزؔ کہیں آجائے نہ وہ وقت اچانک
جس وقت کہ توبہ کی بھی مہلت نہیں رہتی

انسان اپنی لمبی عمر کی امید میں توبہ کو مؤخر کرتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میں ابھی جوان ہوں۔ بہت وقت ہے۔ بڑھاپے میں توبہ کر لوں گا اور آخر میں صالح اعمال بجا لاؤں گا۔ لیکن!

؎ کہیں دستِ ندامت اٹھتے اٹھتے
درِ توبہ مقفل ہو نہ جائے
گناہوں کی ہوائے تند ہی میں
چراغِ زیست عاجزؔ بجھ نہ جائے

بڑھاپے تک بہت کم لوگ پہنچتے ہیں۔ اکثر بچپن اور جوانی ہی میں مر جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں طویل العمر اشخاص بہت کم نظر آتے ہیں بچے اور جوان زیادہ۔ جوانی میں موت سے غفلت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دشمن کے محاصرے کے وقت عیش و عشرت میں مبتلا ہو۔ بڑھاپے میں موت سے غفلت کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دشمن کے حملے کے وقت گہری نیند سو رہا ہو۔ عقلمندی کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایامِ زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھے۔ موت کے بعد سفرِ آخرت میں پیش آنے والے مراحل کے لیے زادِ راہ فراہم کرنے میں تمام تر کوششیں بروئے کار لائے۔

؎ اس عمر کے لمحات میں وہ کام کیے جا
جو کام ترے آئیں گے عقبیٰ کے سفر میں
گوہر سے گراں تر ہیں تری زندگی کے لمحات
ہشیار! کہ ہو جائیں نہ یہ نذرِ خرافات
غفلت ہی کے رستے میں یہ کٹ جائے نہ مہلت
لب پر نہ کہیں وقتِ اجل ہو ترے ہیہات

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۝ يَا وَيْلَتَىٰ لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ (الفرقان ۲۷-۲۸)

"اور اس (قیامت کے) دن ظالم (گنہگار) اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھائے گا اور کہے گا ہائے افسوس! میں رسول کا راستہ اختیار کرتا۔ اے کاش میں فلاں آدمی کو دوست نہ بناتا۔"

وہ وقت آئے گا رو رو کے جب پکارو گے
خدا اور اس کے نبیؐ کی نہ بات مانی کیوں

ہمارے مربی و محسن سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَہٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ الْاَمَانِیَّ (الترغیب)

"عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو (ناجائز) خواہشات سے روکتا ہے اور موت کے بعد آنے والے وقت کے لیے تیاری کر رہا ہے۔ بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کی (ناجائز) خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اور اللہ (کی رحمت) پر امید رکھتا ہے۔"

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ۔ (الحاکم)

"پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت جانو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے اور صحت کو بیماری سے پہلے، امیری کو فقیری سے پہلے اور فرصت کو مصروفیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے شانے پر اپنا دست مبارک رکھ کر فرمایا:

کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِیْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سُقْمِكَ وَمِنْ حَیَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ مَا اسْمُكَ غَدًا (بخاری و ترمذی)

دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو اجنبی ہے۔ یا راہ چلتا ہوا (مسافر) اور اپنے آپ کو (زندگی ہی میں) اہل قبور میں شامل کرلے اور آپؐ نے فرمایا اے عبداللہ! جب تو صبح کرے تو اپنے دل میں شام تک زندہ رہنے کی امید نہ ہو اور جب شام کرے تو صبح تک زندگی کی آس نہ رکھ۔ اپنی صحت میں اپنی بیماری کے لیے کچھ کرلے اور اپنی موت سے پہلے زندگی میں اس کی تیاری کرلے عبداللہ! تجھے کچھ خبر نہیں کل تیرا نام کیا ہوگا؟ (زندہ یا مردہ؟)

بعض دفعہ انسان اہل خانہ کو یہ کہہ کر باہر جاتا ہے کہ میں چند گھنٹوں میں واپس آ رہا ہوں۔ لیکن راستے میں وہ کسی حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے چند گھنٹوں میں لوٹنے کی بجائے چند لمحات کے بعد اس کی میت گھر آ جاتی ہے۔

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ۔

(لقمان : ۳۴)

"کسی انسان کو خبر نہیں کل اسے کیا کام درپیش آ جائے اور اس کی موت کس مقام پر واقع ہو جائے۔"

ماضی قریب میں خاندان غزنویہ کے چشم و چراغ معروف اور ممتاز عالمِ دین سید ابوبکر غزنویؒ وطن سے دور لندن میں سڑک عبور کرتے ہوئے موٹر کے حادثے میں جاں بحق ہو گئے اور اب ان کے حقیقی بھائی سید عمر فاروقؒ چند روز قبل حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ فیصل آباد میں مولانا عبدالرشید قمر دفعتاً دنیائے فانی سے عالمِ بقا کی طرف سدھار گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

؎ مریض کھا چکا اس کا جو آب و دانہ تھا بلائے موت مرض تو فقط بہانہ تھا

اچانک اموات کے واقعات روزانہ نامعلوم کس قدر وقوع پذیر ہو رہے ہیں جنھیں ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں اور کان سن رہے ہیں۔

؎ آتے رہتے ہیں پیشِ نظر دن رات جنازوں کے منظر
حیرت ہے پھر کیوں اپنی اجل ہم دل سے بھلائے بیٹھے ہیں
ہر صبح سفر ہر شام سفر عاجز آخر انجام سفر
کچھ چلے گئے کچھ جانے لگے دنیا میں جو آئے بیٹھے ہیں

میرے تین لڑکے عبیدالرحمٰن۔ عطاءالرحمٰن۔ ثناءالرحمٰن مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں۔ منجملہ لڑکا عطاءالرحمٰن بعمر ۲۸ سال جو کہ چار ننھے منھے بچوں کا باپ ہے، بجلی سے چلنے والی کپڑے دھونے کی مشین میں پٹرول سے اپنے کپڑے صاف کر رہا تھا کہ پٹرول آگ پکڑ لیتا ہے، جس سے اس کے ہاتھ پاؤں، سینہ، چہرہ بری طرح جھلس جاتے ہیں۔ یہ واقعہ ۲۲ جون ۱۹۷۸ء کو ہوا۔ وہ ہسپتال میں گیارہ روز موت و زیست کی کشمکش میں مبتلا رہ کر ۳ جولائی کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملتا ہے۔

سہ یہ کہتے جا رہے ہیں جانے والے
کہ دنیا سے نہ کوئی دل لگائے

حرم شریف میں نمازِ مغرب کے بعد ڈھائی تین لاکھ فرزندانِ توحید نے نمازِ جنازہ ادا کی اور جنت المعلیٰ میں بہ حسنِ اتفاق ام المومنین حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرقدِ اقدس کے قریب جگہ پائی۔ ہمیں ٹیلی فون پر یہ روح فرسا اطلاع ملی۔ اگرچہ یہ خبر بڑی ہی کربناک تھی مگر اپنے کریم آقا کی ہدایت کے مطابق وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (ایسے مواقع پر صبر اور نماز سے مدد حاصل کیا کرو۔ اسی وقت اس عاجز نے صبر کا گھونٹ پی کر دو رکعت نماز ادا کی۔ اس کی توفیق بھی میرے مہربان مالک ہی نے مجھے عطا فرمائی۔ ورنہ ایسے مواقع پر انسان کہاں صبر کرتا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اوصاف بیان کرتا ہوا فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرہ:۱۵۶)

"ان لوگوں کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں۔ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔"

لہٰذا ہم بھی اس حادثہ جاں گداز کے موقع پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھتے ہیں۔ قارئین کرام کی خدمتِ اقدس میں عاجزانہ استدعا ہے کہ وہ متوفی کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اس حدیث کے مطابق کَفٰی بِالْمَوْتِ وَاعِظًا (الترغیب) موت کافی واعظ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اچانک جواں سال موت کو ہمارے لیے درسِ عبرت اور ہماری اصلاحِ اعمال اور آخرت کے لیے تیاری کا ذریعہ بنائے اور مرنے والے کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

شرح السنۃ للامام البغوی

تفسیر الخازن مع البغوی، الخازن مع النسفی، جامع البیان، احکام القرآن للجصاص، البرہان فی علوم القرآن للزرکشی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، سیرۃ حلبیہ، الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ، مروج الذہب، تیسیر الوصول الی علم الاصول، المسوی من احادیث الموطا، تثبیت دلائل النبوۃ، الخصائص الکبریٰ والحاوی للسیوطی۔ تصانیف ابن تیمیہ وابن قیم وغیرہ۔

رحمانیہ دار الکتب۔ امین پور بازار۔ فیصل آباد